نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم راشد الحق سمیع حقانی

کیری لوگر بل امریکی غلامی کا نیا پھندہ

بدقسمت مملکت پاکستان کو اپنے آغاز ہی سے نااہل اور ذاتی مفادات کے اسیر حکمرانوں کے باعث امریکی آقا کی دہلیز پر سجدہ ریز کرادیا گیا۔ اس جھوٹی آس پر کہ امریکی کیمپ کا حصہ بننے سے اس نوزائیدہ مملکت کی تعمیر و ترقی مثالی بن جائے گی اور یہ مملکت اپنے پاؤں پر کھڑے ہوکر خودداری اور آزادی کے ساتھ کام کرسکے گی۔ لیکن افسوس کہ آج ترسٹھ سال گزرنے کے باوجود ہم اسی مقام پر ناکام' تھکے ہارے بلکہ شکست خوردہ یاس و حسرت کی تصویر بنے کھڑے ہیں جہاں سے ہم نے سفر کا آغاز کیا تھا۔ آج وطن عزیز دنیا کے سامنے جو خونی اور ناکامی کی تصویر پیش کررہا ہے اس سے دنیا کی تمام مملکتیں اور حکومتیں مستثنیٰ ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ پاکستان کی مشکلات امریکی امداد کے باعث ہمیشہ بڑھی ہیں کم نہیں ہوئیں۔ اسی طرح امریکہ کا دُم چھلا بنے رہنے اور اس کا مسلسل ساتھ دیتے دیتے آج اقوام عالم میں پاکستان کا کوئی کردار اور کوئی اہمیت باقی نہیں رہی۔ آج ہم بھکاریوں' گداگروں اور غلاموں کی صف میں سب سے نمایاں ہیں۔ اس کے مقابلے میں ہمارے پڑوسی ممالک ہندوستان اور افغانستان کو لیجئے جو پہلے کھل کے روس کے ساتھ تھے یہ پاکستان کی نسبت پہلے بھی زیادہ فائدے میں رہے اور اب بھی ہر لحاظ سے دنیا بھر کے لئے ان کی اہمیت پاکستان سے بڑھ کر ہے۔ کیا یہ ہماری ترسٹھ سالہ خارجہ پالیسی کی ناکامی نہیں؟ یوں تو ہم گزشتہ ترسٹھ برس سے امریکہ بہادر کے خصوصی پیادوں میں شمار ہوتے ہیں لیکن گزشتہ آٹھ برس سے نام و نہاد دہشت گردی کی جنگ میں اس کا بھرپور ساتھ دینے کے باوجود آج جو ہمارا حشر نشر ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ آج ہم قوم کی بجائے ایک منتشر ہجوم میں تبدیل ہوگئے ہیں۔ بدامنی' اقتصادی بدحالی' کرپشن اور سیاسی انتشار کے باعث ہم ایک ناکام ریاست کے طور پر گنے جاتے ہیں۔ یہ سب ''کرامات'' ''نوازشات'' اور ''عنایات'' امریکی آقا کی خصوصی آشیرباد کی وجہ سے ہیں۔ اسی امریکہ کی خوشنودی کیلئے اور پرائی جنگ میں کودنے کے باعث ہم نے افغانستان کا بھی بیڑا غرق کیا اور آج اپنے پاکستان کی بربادی میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ طورخم بارڈر سے لے کر کراچی کے ساحلوں تک آگ و خون کا کھیل جاری ہے۔ ہم اپنے ہی درجنوں پاکستانیوں کو روزانہ اوروں کو خوش کرنے کیلئے مار رہے ہیں۔ اور دن بدن انتہا پسندوں میں اضافہ بھی کرا رہے ہیں۔ دوسری جانب انتہاء پسند بھی اپنی ہی فوج اور اپنی ہی عوام کو خوفناک بم دھماکوں کے ذریعے آئے روز صفحہ ہستی سے مٹا رہے ہیں۔ کوچہ کوچہ اور شہر شہر قتل گاہوں کا روپ دھار گئے ہیں۔ نہ مسجدیں محفوظ

ہیں اور نہ مدرسے کی حرمت کا پاس ہے اور نہ بازاروں وگلیوں میں انسانیت کا احترام باقی ہے۔ظلم وعدوان کی آندھیاں ہیں جو معصوم اور گناہگار دونوں کو نگل رہی ہیں۔

خصوصاً صوبہ سرحد کی تمام وادیوں میں ان دنوں آگ کے آلاؤ روشن کیے جارہے ہیں' ظلم وستم کا وہ بازار گرم ہے کہ اس سے ہلاکو اور چنگیز خاں کی روحیں بھی شرمندہ ہورہی ہیں۔دونوں فریقوں کی جنگ میں عوام بیچارے اور خصوصاً پختونوں کی نسل کشی ہورہی ہے۔بدقسمتی سے پختونوں کے حقوق کی نام لیوا جماعت اے این پی اس وقت صوبہ سرحد پر حکمرانی کررہی ہے اور یہ بھی پیپلز پارٹی کی طرح امریکہ کی بڑی اتحادی جماعت ہے۔اسی باعث اسے بھی امریکی سرکار سے آئے روز نت نئے احکامات موصول ہوتے رہتے ہیں اور اسی باعث یہ لوگ صوبہ سرحد کو دن بدن خوفناک خانہ جنگی کی آگ کی لپیٹ میں اپنے ہی ہاتھوں دھکیل رہے ہیں۔سوات اور خیبرایجنسی کے فوجی آپریشن بھی جاری ہیں اس کے ساتھ عوام کو جنوبی وزیرستان پر خوفناک آپریشن کی نویدیں بھی سنائی جارہی ہیں۔معلوم نہیں کہ اس سے کتنا بڑا انسانی المیہ جنم لے گا اور لاکھوں افراد ہجرت پر مجبور کیے جائیں گے اور ہزاروں بے گناہ معصوم شہریوں کی قربانی دے کر امریکہ حضور کو اور خوش کیا جائے گا۔ستم بالائے ستم یہ ہے کہ ہماری حکومت ہر لاش اور ہر گولی کو بڑھا چڑھا کر ڈالروں کی بھیک اس کے عوض مانگتی ہے۔بدقسمتی سے سربراہ مملکت بھی ایک ایسی تاریخی اور ''نامور'' کردار کی حامل شخصیت ہیں جو کاروبار اور لین دین کے انوکھے پیمانے اور ''میزان'' رکھنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔اسی باعث ایک طرف پوری پاکستانی قوم کیری لوگر بل کو پائے حقارت سے ٹھکرارہی ہے اور دوسری جانب سربراہ مملکت اور حکومت اسے اپنی تاریخی فتح قرار دے رہے ہیں اس کی اصل وجہ بھی پوری دنیا جانتی ہے لیکن جمہوریت کے ''مقدس'' نظام کے بقاء کے لئے ان دنوں خاموشی ہی بہتر ہے.........ویسے پاکستانی عوام ان دنوں فوجی آمریت اور جمہوریت دونوں ہی سے نالاں ہیں۔کیری لوگر بل دراصل غلامی کا ایک اور طوق ہے جو پاکستان عوام کے گلے میں زبردستی ڈالا جارہا ہے۔ قوم تو پرانے غلامی کے طوق کے بوجھ سے ابھی تک لدی پڑی ہے۔معلوم نہیں کہ حقیقی آزادی کا سورج کب طلوع ہوگا؟ اور یہ ''صبح کاذب'' کب صبح صادق میں ڈھلے گی؟ ہماری بدنصیبی نہ پہلے کبھی امریکی امداد سے خوش نصیبی میں تبدیل ہوئی ہے اور نا ہی آئندہ کبھی امریکی امداد سے یہ بدل سکتی ہے۔خودداری' حمیت اور آزادی کے عوض جو بھیک اور امداد قوموں کو ملتی ہے اس افیون کی تاثیر سے آپ بہادری' زندہ دلی اور آزادی کی فصل اُگنے کی توقع کیونکر رکھتے ہیں؟ اگر اس نازک موڑ پر بھی قوم اور سیاسی قیادت نے سنجیدگی اور ذمہ داری کا مظاہرہ نہ کیا تو بچی کھچی آزادی بھی ہم سے چھن جائے گی۔ہمیں کسی طور پر یہ ذلت آمیز امداد قبول نہیں کرنی چاہیے اور جلد سے جلد امریکی غلامی اور اسکی پالیسیوں سے نجات حاصل کرنی چاہیے تب ہی ہم اصل منزل کی طرف بڑھ سکیں گے ورنہ ساری عمر غلام گردشوں میں یونہی بندھے اور جکڑے رہیں گے۔ ع قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند